**S_1996_6_100_105**

# عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

ڈپٹی کلیکٹر، منیکوئے اور دیگران

بنام۔

ناوادیگوتھی محمد اور دیگران

**11 ستمبر 1996**

کے۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

کرایہ داری اور زمین کے قوانین:

**لاکادیو، منیکوئے اور امینڈیوی جزائر ریونیو اور کرایہ داری ریگولیشن، 1965: دفعہ 121۔**

جنوبی پنڈارام زمین۔ باشندوں کو الاٹمنٹ۔ ایسے باشندوں کو ٹرسٹی کی حیثیت سے اپنے موپنوں کے بذریعے ناریل جمع کرنے اور اس سے لطف اندوز ہونے کا صرف اجتماعی حق حاصل تھا۔ نہ ہی موپنوں اور نہ ہی باشندوں کا زمین یا ناریل کے درختوں پر حق تھا۔ ٹرسٹی کی حیثیت سے موپنوں نے اس اجتماعی حق کا من مانی طور پر استعمال کیا۔ اس لیے رہائشیوں کو زمین کے علیحدہ پلاٹ الاٹ کرنے کے لیے نوٹس جاری کیے گئے۔ موپنوں نے ان نوٹسوں کو چیلنج کیا جس میں دعوی کیا گیا کہ وہ ریگولیشن کے آغاز سے قبل رہائشیوں کی جانب سے مذکورہ زمین پر قبضے میں ہیں۔ عدالت عالیہ نے دعوی کیا: عدالت عالیہ نے موپنوں کو قبضے کا حق دینے میں غلطی کی کیس کے حالات میں، ضابطے، قواعد اور نوٹس درست تھے۔ لکشدیپ لینڈ ریونیو اور کرایہ داری (پنڈارام لینڈ کی الاٹمنٹ) رولز، **1979** - بھارت کا آئین، **1950**، آرٹیکل **240**۔

جنوبی پنڈارام سرزمین کے باشندے درختوں سے ناریل جمع کرتے تھے جس مقصد کے لیے انہیں کچھ معاوضہ مل رہا تھا لیکن کسی بھی وقت ان کا درختوں یا اس زمین پر کوئی ذاتی حق نہیں تھا جس پر درخت کھڑے تھے۔ کچھ عرصے بعد یہ حق رہائشیوں کے حق میں ایک اجتماعی حق کے طور پر دیا گیا تا کہ وہ ٹرسٹی کے طور پر مدعا علیہان۔ موپن کے بذریعے اس سے لطف اندوز ہوسکیں۔ جب ٹرسٹی کے طور پر موپنوں نے من مانی طور پر اس اجتماعی حق کا استعمال کیا تو اپیل کنندگان نے بھارت کا آئین کے آرٹیکل **240** کے تحت لاکادیو، منیکوئے اور امینڈیو آئی لینڈز ریونیو اینڈ ٹینیسی ریگولیشن، **1965** کو جاری کیا۔ اپیل گزاروں نے ضابطوں کی دفعہ **121** کے تحت بنائے گئے لکشدیپ لینڈ ریونیو اینڈ ٹینیسی (پنڈارام لینڈ کی الاٹمنٹ) قوائد

1979 کے مطابق باشندوں کو زمین کے علیحدہ پلاٹ الاٹ کرنے کے لیے نوٹس جاری کیے۔

مدعا علیہان-موپنوں نے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ درخواستیں دائر کیں جن میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لیے مذکورہ نوٹسوں کو چیلنج کیا گیا تھا جنہیں واحد جج نے مسترد کر دیا تھا۔اپیل پر ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ ریگولیشن کے آغاز پر باشندوں کی جانب سے مدعا علیہان موپن پانڈرم اراضی پر قابض تھے اور اس لیے وہ زیر بحث زمین پر قبضے کے اپنے دعوے کے حقدار ہیں۔ڈویژن بنچ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ قواعد کے تحت جاری کردہ نوٹس صرف نئی زمینوں کے سلسلے میں لاگو ہوتے ہیں اور ان افراد کو تقسیم نہیں کریں گے جنہوں نے پہلے ہی قبضے کا حق حاصل کر لیا تھا۔اس کے مطابق، ڈویژن بنچ نے رٹ اپیلوں کی اجازت دی۔ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل گزاروں نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1 لکشدیپ، منیکوئے اور امندیوی جزائر کے ریونیو اور کرایہ داری ضابطے، 1965 کے ساتھ ساتھ لکشدیپ لینڈ ریونیو اور کرایہ داری (پنڈارام زمین کی الاٹمنٹ) قواعد، 1979 کے تحت بنائے گئے قواعد میں کوئی کمزوری نہیں ہے اور اسے لکشدیپ گروپ آف آئی لینڈز کے امن، ترقی اور اچھی حکومت کے لیے آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت دیے گئے اختیارات کے استعمال میں اس طرح تیار کیا گیا ہے۔ضابطے اور قواعد اس مقصد کو پورا کرتے ہیں جس کے لیے آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت صدر کو اختیار دیا گیا ہے اور ضابطے اور قواعد ہر فرد کے حق میں زمین کا مخصوص حصہ مختص کرنے کا مقصد حاصل کریں گے، تاکہ موپن افراد کا استحصال نہ کر سکیں۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے جواب دہندگان کے حق میں قبضے کا حق دینے اور ریگولیشن اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے جاری کردہ متنازعہ نوٹسوں کو کالعدم قرار دینے میں مکمل غلطی کی۔(105-A-c:D)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کے دیوانی اپیل نمبر 11910-11907

1981 کے ڈبلیو اے نمبر 525-26، 547 اور 550 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 8.2.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پی۔اے۔چودھری، ایس۔پی۔سنگھ اور بی۔کرشنا۔پرساد۔

جواب دہندگان کے لیے اے۔ایس۔نمبیار، محترمہ شانتا واسودیون اور پی۔کے۔منوہر

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں کیرالہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 8 فروری 1984 کے رٹ اپیل نمبر 525/81 اور بنچ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی جاتی ہیں۔لکشدیپ لینڈ ریونیو اینڈ ٹیننسی (پنڈارام لینڈ کی الاٹمنٹ) رولز، 1979 (جسے اس کے بعد 'رولز' کہا گیا ہے) کے تحت نوٹس جاری کیے گئے تھے اور ان نوٹسوں کو چیلنج کرتے ہوئے جواب دہندگان نے یہاں رٹ درخواستیں دائر کیں۔فاضل واحد جج نے رٹ کی درخواستیں مسترد کر دیں۔اپیل میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے جاری کردہ نوٹسوں کو کالعدم قرار دیا اور دائر کردہ رٹ اپیلوں اور اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے ان اپیلوں کی اجازت دی۔

اپیل گزاروں کا معاملہ یہ ہے کہ جنوبی پنڈارام اراضی سرکاری اراضی ہے۔منیکوئے جزیرہ کے برطانوی راج کے تحت آنے سے پہلے کینور کا راجہ جنوبی پنڈارام کی سرزمین پر کھڑے ناریل کے درختوں کے استعمال سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔جزائر کے باشندوں کو ناریل جمع کرنے اور جمع کرنے کے لیے کچھ معمول مل رہے تھے۔برطانوی راج کے بعد جزائر کے باشندوں نے درختوں سے ناریل جمع کرنا جاری رکھا اور اس مقصد کے لیے انہیں کچھ معاوضہ مل رہا ہے لیکن کسی بھی وقت ان کا درختوں یا اس زمین پر کوئی حق نہیں تھا جس پر درخت کھڑے تھے۔کبھی کبھی 1942 سے پہلے حکومت نے ایک اسکیم تیار کی جس میں جزیرے کے باشندوں کو ناریل کے درختوں سے پھل جمع کرنے اور ان سے لطف اندوز ہونے کا حق دیا گیا۔بھارت کے آزاد ہونے کے بعد جب پانچ سالہ منصوبہ نافذ کیا گیا تو منیکوئے کے لوگوں کی نمائندگی پر ایک نئی اسکیم تجویز کی گئی اور اس اسکیم کے تحت باشندوں کو نہ صرف درختوں سے گرنے والے ناریل جمع کرنے بلکہ درختوں سے گری دار میوے توڑنے کی بھی اجازت دی گئی۔اور اس حق کو اپنے موپنوں کے بذریعے باشندوں کے حق میں اجتماعی حق کے طور پر عطا کیے جانے کے بعد، موپن کو اس طرح تمام دیہاتیوں کے لیے ایک ٹرسٹی کے طور پر اپنے ساتھ ساتھ تمام دیہاتیوں کے لیے ناریل کے درختوں کے پھل سے لطف اندوز ہونے کا حق حاصل تھا اور موپن گاؤں والوں میں ناریل تقسیم کر رہا تھا۔جب کہ موپن اپنے اور گاؤں والوں کے لیے ناریل کے درختوں کے پھل سے لطف اندوز ہوتے رہے، آہستہ آہستہ موپن نظام کے خاتمے کا مطالبہ شروع ہوا۔گاؤں والوں کی شکایات پر غور کرتے ہوئے انتظامیہ نے آخر کار باشندوں کو انفرادی طور پر علیحدہ پلاٹ اور زمین دینے کے بارے میں سوچا اور بالآخر لاکادیو، منیکوئے اور امینڈیوی جزائر ریونیو اینڈ ٹیننسی ریگولیشن، 1965 (جسے اس کے بعد 'ریگولیشن' کہا جاتا ہے) کو بھارت کا آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت نافذ کیا گیا۔اس کے بعد منتظم نے ضابطے کی دفعہ 121 کے تحت دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے قواعد وضع

کیے۔اپیل گزاروں کا مزید معاملہ یہ ہے کہ منیکوئے جزیرے کے لوگوں کا اس زمین پر کبھی کوئی ذاتی حق نہیں تھا جس پر ناریل کے درخت کھڑے تھے حالانکہ وہ جنوبی پنڈارام کی زمین پر کھڑے ناریل کے درختوں کی پیداوار جمع کرنے کے حق سے لطف اندوز ہورہے تھے اوراس لیے انہیں قبضے کا حق حاصل کرنے کے لیے نہیں مانا جاسکتا۔جنوبی پنڈارام زمین کے مختلف حصوں کو مختلف افراد کو الاٹ کرنے کے لیے مناسب اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ ریگولیشن نوٹس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق، جواب دہندگان کی طرف سے یہاں رٹ درخواستیں دائر کی گئیں جن میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ دعوی کیا گیا کہ انہوں نے ریگولیشن کے نافذ ہونے سے پہلے جنوبی پنڈارام زمینوں پر قبضے کا حق حاصل کرلیا ہے اوراس لیے قواعد کے تحت جاری کردہ نوٹس انہیں قبضے کے حق سے محروم کردیں گے۔ریگولیشن کی متعلقہ دفعات اور ناریل کے درختوں کے استعمال کے سلسلے میں موپنوں کو قابل حقوق پر غور کرنے پر واحد جج نے فیصلہ دیا کہ ریگولیشن کی توضیعات 83 اور 84 کے تحت موپنوں کے حق میں قبضے کا کوئی حق قابل نہیں ہے۔مزید یہ بھی پایا گیا کہ موپنوں کے ساتھ ساتھ جزیرے کے باشندوں کو صرف زمین یا خود درختوں پر کوئی حق حاصل کیے بغیر درختوں سے ناریل توڑنے کا حق حاصل تھا اوراس لیے انہیں زیر بحث زمین پر قابض نہیں ٹھہرایا جاسکتا اور ان کے قبضے کے حق کا دعوی ناقابل برداشت ہے۔ان نتائج کے ساتھ رٹ کی درخواستیں مسترد کردی گئیں، جواب دہندگان نے ڈویژن بینچ میں اپیلوں کو ترجیح دی۔متنازعہ فیصلے کے ذریعے ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ موپنوں نے گاؤں کے باشندوں کی جانب سے ضابطے کے آغاز پر پانڈارام کی زمینوں پر قبضہ کررکھا تھا اوراس لیے وہ زیر بحث زمین پر قبضے کے اپنے دعوے کے حقدار ہیں۔ 1979 کے قواعد کے تحت مناسب اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ نوٹس صرف نئی زمینوں کے سلسلے میں لاگو ہوسکتے ہیں اوران افراد کو تقسیم نہیں کریں گے جنہوں نے پہلے ہی قبضے کا حق حاصل کرلیا ہے۔اس کے مطابق، ڈویژن بنچ نے رٹ اپیلوں اوراس لیے خصوصی اجازت کے ذریعے ان اپیلوں کی اجازت دی۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئیفاضل وکیل مسٹر چودھری نے دلیل دی کہ موپنوں اور گاؤں کے باشندوں کو درختوں سے ناریل جمع کرنے کے محدود حق کے پیش نظر جس زمین پر درخت کھڑے ہیں اس پر کوئی حق نہیں ہے، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں مکمل غلطی کی کہ ضابطہ نافذ ہونے سے پہلے ان کا زمین پر قبضہ تھا۔انہوں نے مزید دعوی کیا کہ گاؤں کے موپن کو کچھ مراعات دی گئی تھیں کیونکہ وہ بڑے پیمانے پر گاؤں کی برادری کے مفاد کی نمائندگی کررہے تھے۔موپن ٹرسٹی کے طور پر کام کررہے تھے لیکن کئی دیہاتیوں سے موصول ہونے والی شکایات کے بعد حکومت نے ریگولیشن کے تحت باشندوں کو

انفرادی حقوق دینے کا فیصلہ کیا اور اس لیے جاری کردہ نوٹسوں میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔دوسری طرف جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر نمبیار نے دلیل دی کہ جزائر کے لکشدیپ گروپ کا حقوق کا اپنا مخصوص تصور ہے اور موپن محض پورے گاؤں کی برادری کی نمائندگی کر رہے تھے۔لطف کا مکمل اتحاد تھا اور موپنوں اور دیہاتیوں کا ناریل کے درختوں پر مکمل حق تھا اور اس لیے ڈویژن بنچ نے صحیح فیصلہ دیا کہ ان کے پاس قبضے کا حق ہے جسے ضابطے یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے چھین نہیں لیا جا سکتا۔

بار میں حریفوں کی عرضیوں کے پیش نظر جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ اپنے اس نتیجے میں درست تھی کہ موپنوں اور دیہاتیوں نے اس زمین پر قبضے کا حق حاصل کر لیا تھا جس پر ضابطہ نافذ ہونے سے پہلے ناریل کے درخت تھے؟ اگر یہ مانا جائے کہ قبضے کا حق ان کے حق میں جمع ہوا ہے تو انتظامیہ اس کے تحت بنائے گئے ضابطے اور قواعد کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس حق کو نہیں چھین سکتی۔لیکن ریکارڈ پر موجود مواد اور حقوق کے بنڈل کی تاریخ کی جانچ پڑتال پر جس سے ان جزائر کے باشندے لطف اندوز ہو رہے تھے، یہ واضح ہے کہ کسی بھی انفرادی جائیداد کی کوئی حد بندی نہیں تھی۔گاؤں والے اپنے موپنوں کے بذریعے ابتدائی طور پر ناریل جمع کرنے اور جمع کرنے کے لیے کچھ معاوضہ حاصل کر رہے تھے۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہیں درختوں سے ناریل توڑنے کا حق مل گیا لیکن کسی مخصوص شخص کا کسی مخصوص درخت پر کوئی خاص حق نہیں تھا اور یہ ان کے موپن کے بذریعے پھلوں کو جمع کرنے اور ان سے لطف اندوز ہونے کے اجتماعی حق کا معاملہ تھا۔موپن ٹرسٹی کے طور پر کام کر رہا تھا اور ناریل کے درختوں کی پیداوار تقسیم کر رہا تھا۔کسی بھی وقت موپنوں یا کسی بھی انفرادی دیہاتی کا زمین یا اس پر کھڑے ناریل کے درختوں پر کوئی حق نہیں تھا۔یہ مؤقف ہونے کی وجہ سے، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے اس نتیجے کو قبول کرنا مشکل ہے کہ ریگولیشن کے نافذ ہونے سے پہلے جواب دہندگان نے قبضے کا حق حاصل کر لیا تھا۔مزید نام نہاد اجتماعی حقوق جو موپن گاؤں والوں کی طرف سے ٹرسٹی کے طور پر استعمال کر رہے تھے، کی شکایت اس وقت کی گئی جب موپنوں نے من مانی طور پر اپنے اختیارات کا استعمال کرنا شروع کر دیا۔مناسب تحقیقات کے بعد حکومت نے ضابطے اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق ہر فرد کے حق میں زمین کے مخصوص حصوں پر قبضے کا حق دینے کا فیصلہ کیا۔ہمیں ضابطے کے ساتھ ساتھ اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں کوئی کمزوری نظر نہیں آتی ہے اور اسے لکشدیپ گروپ آف آئی لینڈز کے امن، ترقی اور اچھی حکومت کے لیے آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت دیے گئے اختیارات کے استعمال میں وضع کیا گیا ہے۔ضابطے اور قواعد اس مقصد کو پورا کرتے ہیں جس کے لیے آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت صدر کو اختیار دیا گیا ہے اور ضابطے

اور قواعد ہر فرد کے حق میں زمین کے مخصوص حصے مختص کرنے کے مقصد کو حاصل کریں گے، تاکہ موپن افراد کا استحصال نہ کر سکیں۔

اپنے مذکورہ بالا نتیجے کے پیش نظر ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے جواب دہندگان کے حق میں قبضے کا حق دینے اور ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے ریگولیشن اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جاری کردہ متنازعہ نوٹسوں کو کالعدم قرار دینے میں مکمل غلطی کی تھی۔اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔تحریری اپیل نمبر 525/81 اور بیچ میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو خارج کر دیا گیا ہے۔جواب دہندگان کی طرف سے دائر تحریری درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔



Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24